Allama Iqbal Open University AIOU Intermediate Solved assignment No 2 Autumn 2024
COde 321 Muslim History of Sub-Continent

Q.1

درجہ زیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

کوشک سبز محل کس سلطان نے تعمیر کروایا تھا؟

کوشک سبز محل ترکمانستان کے شہر مرو میں تیموری حکمران سلطان حسین بایقرا نے *15*ویں صدی میں تعمیر کروایا تھا۔ یہ اسلامی فنِ تعمیر کا ایک شاہکار ہے، جس میں سبز رنگ کے خوبصورت موزائیک اور آرائشی کام شامل ہیں۔

امراء میں سب سے بڑا درجہ کون سا تھا؟

امراء میں سب سے بڑا درجہ **وزیرِ اعظم** یا **وزیرِ اعلیٰ** کا ہوتا تھا، جو حکمران کے بعد سب سے زیادہ اختیارات رکھتا تھا۔ یہ عہدہ ریاستی امور، خزانے اور فوج کے معاملات کی نگرانی کرتا تھا اور بادشاہ کا قریبی مشیر بھی ہوتا تھا۔ مختلف سلطنتوں میں اس عہدے کا نام اور ذمہ داریاں مختلف ہو سکتی تھیں، لیکن اہمیت ہمیشہ سب سے زیادہ رہتی تھی۔

studyvillas.com

عہد سلطان میں کلاداد کن کو کہا جاتا تھا؟

عہدِ سلطان میں "کلاداد" ان عہدیداروں یا حکام کو کہا جاتا تھا جو انصاف کی فراہمی اور عدالتی نظام کے ذمہ دار ہوتے تھے۔ یہ افراد قانون کے نفاذ، عوام کے مقدمات کی سماعت، اور فیصلے سنانے کا کام کرتے تھے۔ ان کا بنیادی مقصد یہ یقینی بنانا تھا کہ سلطنت میں عدل و انصاف برقرار رہے اور مظلوموں کو ان کا حق ملے۔

کس سلطان نے عورتوں کو گھر سے باہر نکلنے پر پابندی لگائی؟

سلطان علاؤالدین خلجی (دورِ حکومت: *1296-1316*) نے عورتوں کے گھر سے بلا ضرورت باہر نکلنے پر پابندی عائد کی تھی۔ ان کے دور میں سخت قوانین نافذ کیے گئے تھے، جن کا مقصد معاشرتی نظم و ضبط برقرار رکھنا اور فتنہ و فساد سے بچاؤ تھا۔ علاؤالدین خلجی نے اپنی اصلاحات کے ذریعے سماج پر سخت کنٹرول قائم کرنے کی کوشش کی، اور عورتوں کے لیے بھی مخصوص حدود متعین کیں۔

کس سلطان نے شراب نوشی پر پابندی عائد کی تھی؟

سلطان غیاث الدین تغلق (دورِ حکومت: *1320-1325*) نے شراب نوشی پر پابندی عائد کی تھی۔ وہ ایک نیک اور دیندار حکمران تھے اور اسلامی قوانین کے نفاذ میں دلچسپی رکھتے تھے۔ ان کے دورِ حکومت میں شراب نوشی کو غیر اسلامی فعل قرار دیتے ہوئے عوام اور دربار دونوں میں اسے ممنوع قرار دیا گیا۔ ان کا مقصد ایک اخلاقی اور منظم معاشرہ تشکیل دینا تھا۔

studyvillas.com

منگول کون تھے؟

منگول ایک قدیم خانہ بدوش قوم تھی جو وسطی ایشیا کے میدانوں اور پہاڑوں میں آباد تھی۔ یہ قوم زیادہ تر چرواہے اور جنگجو تھے اور گھڑسواری، تیراندازی، اور جنگی مہارت میں مشہور تھے۔ 13ویں صدی میں منگول قوم نے چنگیز خان کی قیادت میں غیر معمولی طاقت حاصل کی اور تاریخ کی سب سے بڑی سلطنت قائم کی، جو چین سے لے کر یورپ تک پھیل گئی۔

منگول بنیادی طور پر ترک اور منچو-تونگس نسل سے تعلق رکھتے تھے اور ان کی زبان منگولی تھی۔ ان کا طرزِ زندگی سادہ تھا، لیکن جنگی حکمت عملی میں مہارت کی بدولت انہوں نے کئی بڑی سلطنتوں کو شکست دی۔ ان کا سب سے بڑا مقصد زمینیں فتح کرنا اور اپنی طاقت کو بڑھانا تھا۔

طبقات ناصری کا مصنف کون ہے؟

طبقات ناصری کے مصنف **منہاج السراج جوزجانی** ہیں۔ یہ کتاب 13ویں صدی کی ایک مشہور تاریخی تصنیف ہے، جس میں مسلم حکمرانوں، خاص طور پر دہلی سلطنت کے حکمرانوں کی تاریخ بیان کی گئی ہے۔ منہاج السراج جوزجانی ایک مشہور مورخ تھے اور سلطان ناصرالدین محمود کے دربار سے وابستہ تھے۔ کتاب کا نام بھی سلطان ناصرالدین کے نام پر رکھا گیا ہے۔

کیقباد کو کس نے مروایا تھا؟

سلطان کیقباد کو اس کے وزیر **جلال الدین فیروز خلجی** نے قتل کروایا تھا۔ جلال الدین فیروز خلجی دہلی سلطنت میں خلجی خاندان کے بانی تھے۔ کیقباد نے اپنی کمزوری اور عیش پرستی کی وجہ سے سلطنت کے معاملات پر گرفت کھو دی تھی، جس کا فائدہ

studyvillas.com

جلال الدین نے اٹھایا۔ جلال الدین نے پہلے کیقباد کو معزول کیا اور بعد میں اسے قتل کروا کر تخت پر قبضہ کر لیا۔

رانا رتن سنگھ کس ریاست کا حکمران تھا؟

رانا رتن سنگھ ہندوستان کے علاقے **میواڑ** کی ریاست کا حکمران تھا۔ وہ چتوڑ کے قلعے سے حکومت کرتا تھا اور راجپوتانا کی تاریخ میں ایک اہم شخصیت کے طور پر جانا جاتا ہے۔ رانا رتن سنگھ اپنی بہادری، راجپوت اقدار، اور ملکہ پدماوتی کی کہانی کی وجہ سے مشہور ہے، جو کئی تاریخی اور ادبی حوالوں کا حصہ ہے۔

Q.2

خاندان غلاماں سے کیا مراد ہے ان کے دور میں ہونے والے اہم واقعات کا تفصیلی جائزہ لیں۔

Ans;

خاندانِ غلاماں *(Slave Dynasty)* کا تفصیلی جائزہ

خاندان غلاماں، جنہیں غلام حکمرانوں کے طور پر بھی جانا جاتا ہے، دہلی سلطنت کی ایک اہم تاریخی بنیاد تھی جو *13*ویں صدی کے اوائل میں قائم ہوئی تھی۔ یہ خاندان غلاموں کی نسل سے نکلا تھا، جو بعد میں حکمرانی کی بلند ترین سطح پر پہنچے۔ ان حکمرانوں میں قوتِ دین ایبک، اِلْتُمُش، بلْبَن، الطمش خان اور ترکمان خلیل جیسے مشہور حکمران شامل تھے۔ اس خاندان نے دہلی سلطنت کے قیام میں نہ صرف ایک اہم

studyvillas.com

کردار ادا کیا بلکہ ہندوستان کی مسلم سلطنت کی بنیاد بھی رکھی۔ ان حکمرانوں نے حکومت کی استحکام، داخلی نظم و ضبط اور اسلامی ثقافت کے فروغ میں گرانقدر خدمات انجام دیں۔

1. ابتدائی پس منظر اور پسِ منظر

خاندان غلاماں کی بنیاد 13ویں صدی کے اوائل میں رکھی گئی تھی، جب ترکمان، غلام اور دیگر قبائل نے ہندوستان پر حملہ کیا۔ یہ حملہ آور قبائل پہلے غلام بنائے گئے تھے، جنہیں بعد میں فوجی عہدیداروں اور حکمرانوں کے طور پر استعمال کیا گیا۔ تاریخ دانوں کے مطابق، **قوت الدین ایبک** خاندانِ غلاماں کا سب سے پہلا اور اہم حکمران تھا، جو ایک ترک غلام تھا اور محمد غوری کے ماتحت تھا۔ محمد غوری کے ہندوستان پر حملے کے بعد، ایبک نے **قوتِ اسلام مسجد** تعمیر کر کے دہلی سلطنت کی بنیاد رکھی۔ ایبک کے بعد، اس خاندان کے حکمرانوں نے مختلف دشواریوں کا سامنا کیا، لیکن انہوں نے سلطنت کو مستحکم بنانے اور مختلف علاقوں پر کنٹرول قائم کرنے میں اہم کامیابیاں حاصل کیں۔

2. قوت الدین ایبک (1206-1210)

قوت الدین ایبک خاندانِ غلاماں کا پہلا حکمران تھا، جو غلامی سے اٹھ کر سلطنتِ دہلی کا بانی بنا۔ ایبک محمد غوری کا قریبی ساتھی تھا اور وہ اسے شمالی ہندوستان پر حملہ آوروں کی قیادت میں مدد فراہم کرتا رہا۔ محمد غوری کی وفات کے بعد، ایبک نے دہلی میں سلطنت کا اقتدار سنبھالا اور 1206 میں خود کو **سلطانِ دہلی** کے طور پر متعارف کرایا۔

ایبک کے دور حکومت میں کئی اہم واقعات پیش آئے۔ ان میں سب سے اہم فتحِ دہلی تھی، جو 1206 میں ایبک کی قیادت میں حاصل کی گئی۔ ایبک نے ہندو راجپوتوں اور دیگر مقامی حکمرانوں کو شکست دی اور دہلی کو اپنے زیرِ نگیں لایا۔ ایبک نے اپنی حکمرانی کا آغاز کر دیا اور سلطنتِ دہلی کو مستحکم کرنے کے لیے مختلف اصلاحات متعارف کروائیں۔

اس کے دور میں، ایبک نے کئی مساجد اور اہم عمارتیں تعمیر کیں، جن میں سب سے مشہور **قوتِ اسلام مسجد** شامل ہے۔ یہ مسجد دہلی کی پہلی مسجد تھی اور اس میں

اسلامی تعلیمات کو پھیلانے کی کوشش کی گئی۔ ایبک نے مختلف قبائل اور حکمرانوں کو اپنے تابع بنایا اور مسلمانوں کے درمیان مذہب و ثقافت کو فروغ دیا۔

3. اِلْتُمُش (1211-1236)

قوتِ دین ایبک کے بعد خاندان غلاماں کے دوسرے حکمران **اِلْتُمُش** بنے، جنہوں نے سلطنتِ دہلی کو مزید مستحکم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ اِلْتُمُش نے نہ صرف سیاسی طور پر سلطنت کو مستحکم کیا بلکہ فوجی امور کو بھی بہتر بنایا اور داخلی نظم و ضبط قائم کیا۔

اِلْتُمُش کے دور میں، سلطنتِ دہلی نے کئی علاقے فتح کیے اور اپنی حدود کو بڑھایا۔ ان میں سب سے اہم فتح **ترکمانستان** اور **افغانستان** پر حاصل کی گئی۔ اِلْتُمُش نے *1221* میں جلال الدین خلجی کو فوجی قیادت دے کر اس خطے پر قبضہ حاصل کیا۔ اس فتح نے خاندان غلاماں کی حکمرانی کو شمالی ہندوستان سے نکل کر وسطی ایشیا تک وسیع کیا۔

اِلْتُمُش نے عدلیہ، نظامِ سلطنت اور فوجی امور میں کئی اصلاحات متعارف کروائیں۔ اس کے دور میں نظامِ عدل کو مضبوط کیا گیا اور ملک بھر میں انصاف کی فراہمی کو یقینی بنایا گیا۔ اِلْتُمُش نے اپنے وزیر، **ترکمان خلیل** کو عدلیہ کا سربراہ بنایا، جس نے عدالتی امور میں شفافیت اور انصاف کو یقینی بنایا۔

4. راجبُر خان (1236-1240)

اِلْتُمُش کے بعد خاندان غلاماں کے حکمران **راجبُر خان** بنے، جنہوں نے مختصر مدت کے لیے حکمرانی کی۔ راجبُر خان کے دور میں سلطنت میں کئی اندرونی مسائل پیدا ہوئے، خاص طور پر قبائل کے درمیان اختلافات اور حکومتی کمزوری کی وجہ سے سلطنت کا نظم و ضبط متاثر ہوا۔

راجبُر خان کی مختصر حکمرانی کے دوران سلطنت میں کوئی نمایاں ترقی نہیں ہوئی، بلکہ کئی قبائل نے اقتدار پر قبضہ کرنے کی کوشش کی۔ اس دور میں راجبُر خان کو بعض قبائل کی بغاوت کا بھی سامنا کرنا پڑا، جس کی وجہ سے سلطنت کا استحکام خطرے میں پڑ گیا۔

5. مُسْتَرضُ الدین رُخ (1240-1246)

studyvillas.com

راجبُر خان کی وفات کے بعد **مسترضُ الدین رُخ** سلطنت کے حکمران بنے، لیکن ان کا دور بھی مختصر رہا۔ رُخ کی حکمرانی کے دوران سلطنت کو مزید خلفشار اور خلفیوں کا سامنا کرنا پڑا، خاص طور پر مختلف قبائل کی بغاوت نے سلطنت کو کمزور کر دیا۔

رُخ کے دور میں بھی سلطنت میں عدلیہ اور فوجی امور میں کسی اہم پیش رفت کا سامنا نہیں ہوا۔ حکمرانوں کے درمیان اقتدار کی لڑائی نے سلطنت کو انتشار کا شکار بنایا، جس سے سلطنت کا نظم و ضبط مزید متاثر ہوا۔

6. بلْبوَن (1266-1246)

خاندان غلاماں کے سب سے مستحکم حکمران **بلْبوَن** تھے، جنہوں نے سلطنت کو اندرونی خلفشار سے نکال کر مستحکم بنایا۔ بلْبوَن نے اپنے دور میں کئی اہم اصلاحات کیں، جن کی بدولت سلطنتِ دہلی ایک مضبوط اور منظم ادارے کے طور پر ابھری۔

بلْبوَن نے داخلی نظم و نسق کو بہتر بنایا اور قبائل کے درمیان اتحاد قائم کیا۔ اس کے دور میں فوجی طاقت کو بڑھایا گیا، جس نے حملہ آوروں کو پسپا کر دیا۔ بلْبوَن نے مختلف علاقوں کو فتح کیا، جن میں پنجاب، سندھ اور دیگر سرحدی علاقے شامل تھے۔ انہوں نے اپنے دورِ حکومت میں کئی اہم فوجی مہمات کی قیادت کی اور مغربی حملہ آوروں کو شکست دی۔

بلْبوَن نے عدالتی نظام کو بہتر بنانے کے لیے کئی اصلاحات کیں اور منصفانہ نظامِ عدل کو فروغ دیا۔ ان کے دور میں زراعت، تجارت اور دیگر اقتصادی امور میں بھی بہتری آئی۔

7. الْطْمُشِ خان (1287-1266)

بلْبوَن کے بعد **الْطْمُشِ خان** خاندان غلاماں کے حکمران بنے، جو خاندانِ غلاماں کے زوال کے آغاز کی علامت بنے۔ الطمش خان نے اپنے دور میں سلطنت کے امور کو بہتر بنانے کی کوشش کی، لیکن ان کے دور میں حکومتی بحران بڑھ گیا۔

الْطْمُشِ خان کے دور میں قبائل اور حکمرانوں کے درمیان اختلافات نے سلطنت کو مزید کمزور کیا۔ حکمرانوں کی کمزوری اور اقتدار کی جنگ نے سلطنتِ دہلی کو انتشار کا شکار بنا دیا۔ الطمش خان نے داخلی معاملات میں اصلاحات کی کوشش کی، لیکن انہیں مکمل کامیابی نہ مل سکی۔

studyvillas.com

8. ترکمان خلیل (1287-1290)

الطمش خان کے بعد خاندان غلاماں کے آخری حکمران **ترکمان خلیل** بنے، جنہوں نے سلطنتِ دہلی کی آخری سانسیں لیں۔ خلیل کے دور میں سلطنت کے امور مزید بے نظم ہو گئے اور خلجی خاندان نے اقتدار پر قبضہ کر لیا۔

ترکمان خلیل کے دور میں سلطنت کی مزید زوال پذیری کا آغاز ہوا۔ مختلف قبائل نے اقتدار کے لیے آپس میں جنگ و جدل شروع کی، جس نے سلطنت کو مزید کمزور کر دیا۔ ترکمان خلیل نے اپنے دور میں کئی اصلاحات کی کوشش کی، لیکن وہ ناکام رہے۔

خاندان غلاماں کے اہم واقعات:

1. ***فتحِ دہلی (1206):*** قوت الدین ایبک نے دہلی کو فتح کر کے سلطنتِ دہلی کا قیام عمل میں لایا۔
2. **مستحکم حکمرانی:** خاندان غلاماں کے حکمرانوں نے عدلیہ، فوجی امور اور داخلی نظم کو بہتر بنانے کی کوشش کی۔
3. **اسلامی ثقافت کا فروغ:** خاندان غلاماں کے حکمرانوں نے اسلامی ثقافت اور مذہب کی ترویج میں اہم کردار ادا کیا۔
4. **خلجی خاندان کی بنیاد:** خاندان غلاماں کے زوال کے بعد خلجی خاندان نے سلطنت پر قبضہ کر کے مغلیہ سلطنت کے قیام کا پیش خیمہ فراہم کیا۔
5. **داخلی خلفشار:** خاندان غلاماں کے حکمرانوں کے درمیان اقتدار کی لڑائی نے سلطنت کو خلفشار کا شکار بنایا۔

خاندان غلاماں کی حکمرانی کے دوران دہلی سلطنت کا قیام عمل میں آیا، جس نے شمالی ہندوستان میں مسلم حکومت کی بنیاد رکھی۔ ان حکمرانوں کی جدوجہد نے بعد میں مغلیہ سلطنت کے قیام کے لیے راہ ہموار کی۔

studyvillas.com

Q.3

وہ کیا اسباب تھے جن کی وجہ سے ہمائیوں برصغیر میں مغلیہ سلطنت کو برقرار رکھنے اور سیاسی استحکام قائم کرنے میں ناکام رہا؟

Ans;

ہمایوں کی ناکامی کے اسباب: برصغیر میں مغلیہ سلطنت کی کمزوری اور سیاسی استحکام کی عدم موجودگی

ہمایوں، جو مغل سلطنت کے دوسرے حکمران تھے، نے اپنے والد بابر کی عظیم سلطنت کو برقرار رکھنے اور مستحکم کرنے کی کوشش کی لیکن مختلف وجوہات کی بنا پر وہ کامیاب نہیں ہو سکے۔ ہمایوں کا دور، جو *1530* سے *1540* تک جاری رہا، سلطنتِ مغلیہ کے استحکام کی ابتداء کے بجائے بعض اندرونی اور بیرونی چیلنجز کے باعث سلطنت کی کمزوری اور زوال کا باعث بنا۔ اس ناکامی کی کئی وجوہات تھیں جو ان کے دور میں سامنے آئیں۔

1. پسماندہ فوجی طاقت اور ناقص قیادت

ہمایوں نے اپنے والد بابر کی کامیابیوں کو نہایت مشکل سے برقرار رکھا۔ بابر نے مغلیہ سلطنت کی بنیاد رکھی تھی اور وہ ایک مدبر، مہارت یافتہ فوجی لیڈر تھے، جنہوں نے بھارتی دیسی ریاستوں اور دیگر طاقتور فورسز کو شکست دی تھی۔ مگر ہمایوں میں اپنے والد کی طرح جنگی مہارت کم تھی۔
ہمایوں کی قیادت میں مغل فوجیں مختلف مخالفین کے خلاف لڑتے وقت منظم اور مستحکم نہیں رہیں، خاص طور پر جب ان کا سامنا دہلی کے اطراف میں موجود افغان،

studywillas.com

راجپوت اور دیگر مقامی اتحادیوں سے ہوا۔ ان کی فوج کمزور ہو گئی، خاص طور پر جب زیادہ تر فوجی اور اتحادی قبائل ان کے ساتھ شامل نہ رہے۔

2. مقامی اتحادیوں کا فقدان

بابر نے مختلف دیسی اتحادیوں، جیسے راجپوت، افغان اور دیگر مقامی سرداروں کو اپنے ساتھ شامل کر لیا تھا، جو بعد میں مغلیہ سلطنت کے لیے کلیدی اتحادی ثابت ہوئے۔
لیکن ہمایوں کی حکمرانی کے دوران یہ اتحادیوں کا جال ٹوٹنے لگا، کیونکہ ہمایوں کو اپنی قیادت میں ان کے اعتماد کو حاصل کرنے میں مشکلات پیش آئیں۔
ان کے دوران مغل سلطنت اور مقامی اتحادی قبائل کے درمیان عدم اعتماد پیدا ہو گیا، جس کے نتیجے میں کئی مقامی قبائل اور راجپوت سردار مغل سلطنت سے علیحدہ ہو گئے۔

3. سیاسی اتحاد کی کمزوری

ہمایوں کے دور میں سیاسی اتحادوں کی کمزوری نے سلطنت کو کمزور کیا۔ بابر نے اپنے دور میں سیاسی طور پر مختلف ریاستوں اور علاقوں کو زیرِ نگیں لا کر مغل سلطنت کو مستحکم کیا تھا، مگر ہمایوں ان میں ایسی سیاسی استحکام قائم رکھنے میں ناکام رہے۔
وہ اپنے دور میں ریاستوں کو متحد رکھنے میں کمزور رہے اور داخلی بغاوتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ مثال کے طور پر، افغان حکمران **سید محمد** اور دیگر مقامی طاقتیں سلطنت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے، جس سے سلطنت کا اقتدار کمزور ہو گیا۔

4. دہلی کے گورنروں کی بغاوت

ہمایوں کے دور میں، خاص طور پر *1539* میں، **سید محمد** نے دہلی کے گورنر کے طور پر باغیانہ حرکتیں کیں اور اُن کے اقتدار کا خاتمہ کر دیا۔ اس بغاوت نے سلطنت کے مرکز میں سیاسی استحکام کو بڑی حد تک نقصان پہنچایا۔
بہرحال، دہلی جیسے اہم شہر کے گورنر کی بغاوت اور ہمایوں کے لیے فوجی شکست سلطنت کے زوال کا سبب بنی، جس کے نتیجے میں ہمایوں نے ہندوستان کے بڑے حصے کو گنوایا۔

5. حکومت کی ناقص حکمتِ عملی اور انتظامی کمزوری

studyvillas.com

ہمایوں انتظامی امور میں بھی اپنے والد کی طرح ماہر نہ تھے۔ انہوں نے حکومتی امور کو بہتر طریقے سے چلانے میں ناکامی کا سامنا کیا۔ اس وقت ان کی توجہ زیادہ تر فوجی مسائل پر مرکوز تھی، اور انہوں نے انتظامی امور پر توجہ نہیں دی۔
بابر نے مہارت کے ساتھ سلطنت کے اندرونی اور بیرونی امور کو منظم کیا تھا، مگر ہمایوں نے نہایت ناقص حکمت عملی سے کام لیا۔ ان کی غیر مؤثر حکمرانی نے سلطنت کو کمزور کر دیا، اور ریاستوں میں پھیلنے والی بدامنی اور بغاوت نے سلطنت کو انتشار کا شکار بنا دیا۔

6. داخلہ و خارجی دشمنوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیاں

ہمایوں کے دور میں، خاص طور پر مغل سلطنت کے زوال کے ابتدائی دور میں، مختلف داخلی اور خارجی دشمن سرگرم ہو گئے۔
دہلی کے اطراف افغان قبائل جیسے **سید محمد**، جو خود کو مغلوں کا حریف سمجھتے تھے، نے بغاوت کی اور ہمایوں کی حکمرانی کو چیلنج کیا۔ اس کے علاوہ، کئی راجپوت سردار بھی مغل حکمرانی کے خلاف لڑنے لگے، خاص طور پر **راجپوت مہاراجہ مالوہ** اور دیگر اتحادی قبائل۔
ایسی دشمن قوتیں، جنہوں نے بابر کے دور میں مغل سلطنت کے خلاف بغاوت کی تھی، ہمایوں کے دور میں بھی مزاحمت پر اُتر آئیں اور سلطنت کے استحکام کو نقصان پہنچایا۔

7. اداروں کی کمزور بقا اور نظم و ضبط کا فقدان

بابر نے مغل سلطنت میں ادارہ جاتی بنیادوں کو مستحکم کیا تھا، جنہیں ہمایوں کے دور میں کمزوری کا سامنا ہوا۔
بابر نے فوجی، عدالتی، مالیاتی، اور انتظامی نظام کو بہتر بنایا تھا، مگر ہمایوں نے ان اداروں کو مضبوط بنانے میں ناکامی کا سامنا کیا۔ سلطنت میں عدالتی اور انتظامی امور میں خرابی پیدا ہوئی، جس کی وجہ سے حکومتی اداروں کا نظم و ضبط متاثر ہوا اور سرکاری عمل دخل کم ہو گیا۔

8. بدقسمتی سے شمالی ہندوستان سے باہر فرار

1539 میں افغان حکمران سید محمد نے میدانِ گُجرات میں ہمایوں کو شکست دی، جس کے نتیجے میں وہ شمالی ہندوستان سے باہر فرار ہو گئے۔ یہ شکست سلطنتِ مغلیہ کے زوال کا ایک اہم واقعہ تھا، کیونکہ اس سے سلطنت کا مرکز دہلی کمزور ہو گیا۔

studyvillas.com

ہمایوں کو گجرات کی فتح کے دوران اپنی فوج سے مکمل مدد حاصل نہ ہو سکی، جس نے ان کے اقتدار کو مزید کمزور کر دیا اور سلطنت کے استحکام کو متاثر کیا۔

نتیجہ

ہمایوں کے دور میں سلطنتِ مغلیہ کی ناکامی کے اہم اسباب میں فوجی کمزوری، حکومتی اداروں کی کمزوری، داخلی اور خارجی دشمنوں کا بڑھتا ہوا اثر، سیاسی استحکام کی عدم موجودگی، اور بدعنوانی اور ناقص قیادت شامل تھیں۔ ہمایوں نہ تو اپنے والد کی طرح جنگی مہارت رکھتے تھے اور نہ ہی ایسے انتظامی ماہر حکمران تھے جو سلطنت کو استحکام فراہم کر سکتے۔ اس کے نتیجے میں سلطنت کے مختلف حصوں میں بغاوت اور انتشار پھیل گیا، جس سے مغلیہ سلطنت کو زوال کا سامنا کرنا پڑا۔

Q.4

عہد مغلیہ کی ثقافتی اور سماجی تاریخ کی مثالوں کی مدد سے وضاحت کریں۔

Ans;

عہدِ مغلیہ کی ثقافتی اور سماجی تاریخ: مثالوں کی روشنی میں وضاحت

مغل سلطنت، جو *16*ویں صدی سے لے کر *18*ویں صدی کے اوائل تک برصغیر میں موجود تھی، نے نہ صرف سیاسی استحکام اور فوجی فتح حاصل کی بلکہ ایک منفرد ثقافتی، علمی، اور فنکارانہ ورثہ بھی چھوڑا۔ مغل حکمرانوں نے فنون، ادب، تعمیرات،

studyvillas.com

موسیقی، اور دیگر ثقافتی عناصر کو فروغ دیا، جس نے ہندوستان کی ثقافت کو نئی بلندیوں تک پہنچایا۔

1. فنِ تعمیر میں ترقی

مغل حکمرانوں نے فنِ تعمیر میں گراں قدر خدمات انجام دیں۔ ان کی تعمیراتی منصوبوں میں ہم آہنگی، جمالیات، اور اسلامی فنون کی جھلک نمایاں ہے۔

- **تاج محل**: مغل بادشاہ شاہ جہاں نے تاج محل کی تعمیر کروائی جو اس دور کی سب سے مشہور اور عظیم الشان عمارت ہے۔ تاج محل کو محبت اور فن کی ایک مثال کے طور پر جانا جاتا ہے۔ یہ عمارت ہندوستان کی ثقافت میں ایک منفرد حیثیت رکھتی ہے اور مغل فنِ تعمیر کی بلندی کی عکاسی کرتی ہے۔
- **لال قلعہ**: دہلی میں واقع لال قلعہ مغل فنِ تعمیر کا ایک اور شاہکار ہے، جو مغل حکمرانوں کی شان و شوکت کا مظہر ہے۔
- **فتوحاتِ فاتح آباد اور آگرہ قلعہ**: مغل بادشاہوں نے متعدد قلعے، باغات اور شاندار مقامات تعمیر کیے، جن میں ہمایوں کا مقبرہ، شالیمار باغ، اور دیگر شامل ہیں۔

2. فنِ مصوری اور خطاطی

مغل عہد میں مصوری اور خطاطی میں بہت ترقی ہوئی۔ مغل بادشاہوں نے مصوری کو ایک آرٹ کی شکل دی، جس میں ہندوستانی، ایرانی اور مغربی فنون کا امتزاج دیکھا گیا۔

- **مغل مصوری**: مغل مصوری میں انسانی اور جانوروں کی تصاویر کو تفصیل سے پیش کیا گیا۔ شاہ جہاں کے دربار میں بنائی گئی مصوری شاہ کاروں کی مثالیں ہیں۔
- **کتبِ مصور**: مغل سلطنت کے تحت، اسلامی اور ہندوستانی ثقافت سے متاثر ہو کر مصوروں نے قرآن پاک، مناظرِ زندگی اور تاریخی واقعات کو مصوری کی شکل دی۔
- **خطاطی**: مغلوں کے دور میں قرآن کی خطاطی، انیسات اور دیگر خطاطی کے نمونے دنیا میں شہرت رکھتے تھے۔

3. ادب اور فارسی زبان کا فروغ

مغل حکمرانوں نے فارسی زبان کو اپنی درباری زبان کے طور پر اپنایا اور فارسی ادب کو فروغ دیا۔ مغل دربار میں فارسی زبان کے مشہور شعرا اور ادیبوں نے کام کیا۔

studyvillas.com

- **فردوسی، رومی، سعدی، اور نظامی کی شاعری:** مغل دور میں فارسی ادب کو گہرا اثر ملا، اور مشہور شعرا نے ان کے دربار میں اپنی تخلیقات پیش کیں۔
- **علی التورانی، ہمایوں نامہ، اور بادشاہ نامہ:** شاہ جہاں کے دربار میں تاریخ نویسی کے حوالے سے شاہی گورنمنٹ کی سرپرستی میں کئی اہم کتب تخلیق ہوئیں۔
- **سراج الدولہ:** جہاں آرا مغل دور کے مشہور فارسی ادیب تھے جنہوں نے ادب کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔

4. موسیقی و آرٹ

مغل دربار میں موسیقی اور آرٹ کو بہت اہمیت دی جاتی تھی۔ بادشاہوں نے گلوکاروں، فنکاروں، رقاصاؤں اور موسیقاروں کو تحفظ فراہم کیا۔

- **عہدِ مغلیہ کی موسیقی:** مغل حکمرانوں نے ہندوستانی، ایرانی اور وسط ایشیائی موسیقی کو اپنے دربار میں جگہ دی۔ خاص طور پر سروں، راگوں، اور طبلوں کے استعمال نے موسیقی کو زبردست فروغ دیا۔
- **تختیگار اور رقاصوں کی سرپرستی:** مغل بادشاہوں نے دربار میں رقاصوں اور موسیقاروں کو بہت اہمیت دی، جنہوں نے مختلف ثقافتی انداز کو اجاگر کیا۔
- **راگ کی ترقی:** مغل دربار میں راگ، طبقات، اور طرب گاہوں نے موسیقی کو فروغ دیا اور موسیقاروں کو نیا پلیٹ فارم دیا۔

5. مغل دور میں تعلیمی ترقی

مغل دور میں تعلیمی اداروں کا قیام عمل میں آیا، اور مختلف علوم کی تعلیم کو فروغ دیا گیا۔

- **مدارس و جامعات:** مغل بادشاہوں نے تعلیمی ادارے قائم کیے جہاں علومِ دینیہ، فلسفہ، منطق، ریاضی، اور دیگر علوم کی تعلیم دی جاتی تھی۔
- **مغل یونیورسٹیوں کا قیام:** مغل حکمرانوں نے دارالحکومتوں میں تعلیمی ادارے قائم کیے جیسے دہلی میں مولانا عیسیٰ جامعہ، جس نے علم و فنون کو فروغ دیا۔
- **لائبریریوں کا قیام:** بادشاہوں نے لائبریریوں کی سرپرستی کی جن میں قدیم اور نایاب کتب کا ذخیرہ رکھا گیا۔

6. طبقاتی فرق کی کمی اور صلح کل

studyvillas.com

مغل حکمرانوں نے اپنی سلطنت میں مختلف ثقافتوں، مذاہب، اور نسلی گروہوں کو پذیرائی دی۔ مغل سلطنت کے دور میں مذہبی اور نسلی رواداری کو فروغ دیا گیا۔

- **صوفیانہ روایات**: مغل بادشاہوں جیسے اکبر، جہانگیر اور شاہ جہاں نے صوفیانہ روایت کو فروغ دیا۔ اکبر نے اپنے دور میں مختلف اقلیتوں کو سیاسی و مذہبی تحفظ فراہم کیا۔
- **اقلیتوں کے حقوق**: مغل حکمرانوں نے اقلیتوں کو مذہبی آزادی دی، اور خاص طور پر مسلمانوں کے علاوہ ہندو، جین، سکھ اور دیگر اقلیتوں کو بھی اپنی ثقافت کے مطابق مذہبی آزادی دی۔

7. ریاستی نظام اور ثقافتی ورثہ

مغل سلطنت میں ایک منظم ریاستی نظام قائم تھا، جس نے ثقافتی، تعلیمی اور فنونِ لطیفہ کو فروغ دیا۔

- **عالمی تجارت کا فروغ**: مغل دور میں ہندوستان کی ثقافتی مصنوعات جیسے ریشم، دستکاری، اور زیورات عالمی منڈیوں میں مقبول ہوئے۔
- **کاروباری سرگرمیاں**: مغل حکمرانوں نے صنعت و تجارت کی ترقی میں حصہ لیا، جس نے ہندوستان کو ایک ثقافتی اور تجارتی مرکز کے طور پر ابھرنے میں مدد دی۔
- **ثقافتی میلوں اور عبادت گاہوں کا فروغ**: مغل حکمرانوں نے عبادت گاہوں، منادر، مسجدوں اور دیگر مقاماتِ عبادت کی تعمیر پر توجہ دی، جو ثقافتی ترقی میں اہم ثابت ہوئے۔

نتیجہ

عہدِ مغلیہ نے برصغیر کی ثقافتی اور سماجی تاریخ میں نہایت اہم کردار ادا کیا۔ مغل حکمرانوں نے فنون، ادب، موسیقی، تعمیرات، اور مذہبی رواداری کو فروغ دیا، جس سے ہندوستان میں ایک منفرد ثقافتی ورثہ تشکیل پایا۔ مغلیہ سلطنت کا یہ دور ہندوستان کی تاریخ میں ایک روشن دور کے طور پر یاد رکھا جاتا ہے، جس نے مختلف ثقافتوں اور مذاہب کو اکٹھا کیا اور فنون کو نئی بلندیوں پر لے گیا۔

studyvillas.com

Q.5

درج ذیل پر مختصر نوٹ لکھیں

جلال الدین محمد اکبر

مغلوں کا مرکزی انتظام حکومت

Ans;

جلال الدین محمد اکبر

جلال الدین محمد اکبر، مغلیہ سلطنت کے تیسرے بادشاہ تھے، جنہوں نے *1556* سے *1605* تک حکمرانی کی۔ اکبر کو تاریخ میں ایک عظیم اور بصیرت مند حکمران کے طور پر جانا جاتا ہے، جنہوں نے مغل سلطنت کو سیاسی، ثقافتی اور انتظامی لحاظ سے مضبوط کیا اور اسے ایک طویل مدتی استحکام بخشا۔ ان کے دورِ حکومت میں متعدد اصلاحات اور پالیسیوں نے سلطنت کو نہ صرف وسعت دی بلکہ اس کی بنیادوں کو بھی مستحکم کیا۔

1. سیاسی استحکام اور مرکزی نظام

جلال الدین محمد اکبر نے اپنے والد ہمایوں کی شکست کے بعد مغلیہ سلطنت کی بنیاد کو دوبارہ استوار کیا۔ انہوں نے دارالسلطنت دہلی کو اہمیت دی اور صوبوں میں منظم گورنری نظام قائم کیا۔ اکبر نے تمام صوبوں میں گورنروں کی تقرری کی، جو مرکزی حکومت کو جوابدہ تھے، مگر ان کو مخصوص خودمختاری دی گئی تاکہ وہ مقامی مسائل بہتر طور پر حل کر سکیں۔

studyvillas.com

اکبر نے صوبوں میں دیوانی، فوجی اور مالیاتی نظام کو بہتر بنایا، تاکہ نظم و نسق کو مضبوط کیا جا سکے۔

2. مالیاتی اور زرعی اصلاحات

اکبر نے زرعی پیداوار کو فروغ دینے کے لیے خراج کے نظام میں اصلاحات کیں، جس کے تحت کسانوں سے زمین کی پیداوار کے مطابق محصول لیا جاتا تھا۔ ان کی یہ پالیسی زراعت میں بہتری لانے اور کسانوں کو معاشی طور پر مستحکم کرنے میں معاون ثابت ہوئی۔
اکبر نے نئے تجارتی راستے کھولے اور بیرونی ممالک کے ساتھ تجارتی تعلقات قائم کیے، جس سے معیشت میں ترقی ہوئی۔

3. عدالتی اور قانون کی اصلاحات

اکبر نے عدالتی نظام میں اصلاحات متعارف کروائیں، جن میں انصاف کی فراہمی کے لیے قاضیوں کی تقرری اور عدالتی ادارے قائم کیے گئے۔ انہوں نے شریعت کے ساتھ ہم آہنگ عدالتی نظام متعارف کرایا، تاکہ انصاف کی فراہمی میں بہتری آئے۔

4. ثقافتی ہم آہنگی اور رواداری

اکبر کے دور میں مذہبی رواداری کو فروغ دیا گیا۔ انہوں نے دینِ الٰہی جیسا نیا مذہب متعارف کرایا، جس میں تمام اقلیتوں کو مذہبی آزادی دی گئی۔ اکبر نے ہندو، سکھ، جین، اور دیگر اقلیتوں کو برابر کے حقوق دیے اور ان کے مذہبی عقائد کا احترام کیا۔
اکبر کے دور میں فنونِ لطیفہ، مصوری، خطاطی، اور فنِ تعمیر نے خوب ترقی کی، جنہوں نے ثقافت اور فنون کو نیا عروج دیا۔

5. تعلیمی ترقی

اکبر کے دور میں تعلیمی اداروں کو فروغ دیا گیا اور مختلف علوم پر توجہ دی گئی۔ انہوں نے علومِ دینیہ، طب، فلسفہ، منطق، اور ریاضی جیسے مضامین پر زور دیا، اور لائبریریاں قائم کیں جن میں علم کی اشاعت کو فروغ دیا گیا۔

6. فوجی اصلاحات

studyvillas.com

اکبر نے فوجی اصلاحات کے ذریعے مغل فوج کو منظم کیا۔ انہوں نے فوجی تربیت کو بہتر بنایا اور بیرونی حملہ آوروں سے مقابلہ کرنے کے لیے فوجی نظام کو مستحکم کیا۔

جلال الدین محمد اکبر کی حکمرانی میں کیے گئے یہ اصلاحات نہ صرف مغل سلطنت کے استحکام کا باعث بنے بلکہ بعد کے حکمرانوں کے لیے بھی مضبوط بنیاد فراہم کی، جنہوں نے سلطنت کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔

studyvillas.com

مغلوں کا مرکزی انتظام حکومت

مغل سلطنت کے دوران، مرکزی انتظامی نظام کی بنیاد مضبوطی اور مستحکم حکمرانی پر رکھی گئی تھی۔ مغل حکمرانوں بالخصوص جلال الدین محمد اکبر نے اس نظام کو منظم اور جدید بنانے میں اہم کردار ادا کیا، جس نے سلطنت کے استحکام اور پھیلاؤ میں مدد دی۔

1. مرکزی حکومت کا ڈھانچہ

مغل سلطنت میں بادشاہ کا منصب سب سے اہم اور مرکزی حیثیت رکھتا تھا۔ جلال الدین محمد اکبر نے بادشاہت کو مطلق العنان بنایا اور اپنی طاقت اور اختیار کو ایک مضبوط مرکزی حکومت کے ذریعے برقرار رکھا۔ ان کے دورِ حکومت میں نظامِ حکومت کا ڈھانچہ منظم اور مربوط تھا، جو کہ سلطنت کے مختلف علاقوں میں نظم و نسق کو یقینی بنانے میں مددگار ثابت ہوا۔

- **بادشاہت**: مغل حکمران کو "شہنشاہ" کہا جاتا تھا، جو تمام اقتدار کا مرکز اور مالک ہوتا تھا۔ بادشاہ کی حیثیت کو مطلق العنان اور مقدس سمجھا جاتا تھا۔
- **نظامِ بادشاہی**: اکبر نے "دیوانِ عام" اور "دیوانِ خاص" جیسے ادارے قائم کیے، جہاں وزیر، مشیر، اور دیگر اہلکار بادشاہ کو مشورے فراہم کرتے تھے اور مختلف امور کی نگرانی کرتے تھے۔

2. گورنری اور صوبائی انتظام

اکبر نے سلطنت کو مختلف صوبوں میں تقسیم کیا، جن کا انتظام صوبے دار یا گورنر کے ذریعے کیا جاتا تھا۔ یہ گورنر بادشاہ کے تحت جوابدہ ہوتے تھے مگر انہیں مقامی خودمختاری دی گئی تاکہ وہ اپنے علاقوں میں نظم و نسق کو بہتر طریقے سے چلا سکیں۔

- **گورنروں کی تقرری**: اکبر نے صوبوں میں گورنروں کی تقرری میرٹ پر کی تاکہ انتظامات میں شفافیت اور کارکردگی کو یقینی بنایا جا سکے۔
- **خودمختار گورنری**: ہر گورنر کو مخصوص حدود میں خودمختاری دی گئی تاکہ مقامی مسائل کو بہتر طریقے سے حل کر سکیں۔

3. دیوانی اور فوجی نظام

مغل سلطنت کے مرکزی انتظام میں دیوانی اور فوجی نظام کی اہمیت خاص تھی، جو کہ مالیاتی امور، فوجی قیادت، اور عدالتی انتظامات کی نگرانی کرتا تھا۔

- **دیوانِ عام**: مالیاتی امور، محصولات کی وصولی، اور خزانے کی دیکھ بھال دیوانِ عام کے تحت کی جاتی تھی، جس کے سربراہ "دیوان" ہوا کرتے تھے۔
- **دیوانِ خاص**: یہ ادارہ بادشاہ کے مشیروں پر مشتمل تھا جو اس کے نزدیک خاص اہمیت رکھتے تھے اور ان کے ذریعے عدالتی امور، معاملاتِ حکومت، اور دیگر ضروری امور چلائے جاتے تھے۔
- **فوجی نظام**: فوجی امور کو کنٹرول کرنے کے لیے "دیوانِ حرب" قائم کیا گیا، جہاں فوجی منصوبہ بندی، تربیت، اور جنگی منصوبہ بندی ہوتی تھی۔

4. مالیاتی اصلاحات

اکبر نے خراج اور محصول کی وصولی کے نظام میں اصلاحات کرتے ہوئے کسانوں سے زمین کی پیداوار کے مطابق محصول وصول کرنے کا ایک منصفانہ نظام متعارف کرایا، جو کہ سلطنت کی معیشت کو مستحکم کرنے کے لیے انتہائی اہم تھا۔

- **نظامِ خراج**: زرعی اصلاحات کے ذریعے اکبر نے خراج کا روایتی نظام ترک کیا اور پیداوار کی بنیاد پر محصول کا نظام نافذ کیا، جس سے زرعی پیداوار میں اضافہ ہوا اور معیشت مستحکم ہوئی۔

studyvillas.com

- **محاصل کا منظم نظام**: اکبر نے محاصل کی وصولی کو بہتر بنایا اور ٹیکس کی وصولی میں شفافیت کو فروغ دیا۔

5. فوجی اصلاحات

اکبر نے فوجی اصلاحات کے ذریعے مغل سلطنت کو داخلی اور خارجی حملہ آوروں سے تحفظ دیا۔ فوج کو جدید بنانے، تربیت اور تنظیمِ نو کی کوشش کی گئی تاکہ بیرونی حملہ آوروں سے مؤثر طریقے سے نمٹا جا سکے۔

- **منتخب سپہ سالاری نظام**: اکبر نے تمام مذہبی اقلیتوں کو فوج میں شامل کیا اور فوجی اصلاحات متعارف کرائیں تاکہ فوج میں اتحاد اور استحکام قائم ہو۔
- **فوجی تربیت اور تنظیمِ نو**: اکبر نے فوج کو بہتر بنانے کے لیے جدید ساز و سامان، اسلحہ، اور فوجی تنظیم نو کی۔

6. عدالتی نظام اور قانون کی حکمرانی

اکبر نے عدالتی اصلاحات کے ذریعے شریعت کے ساتھ روایتی نظامِ انصاف کو بہتر بنایا اور عدالتی نظام کو شفاف اور منظم کیا۔

- **قاضیوں اور ججوں کی تقرری**: اکبر نے قاضیوں اور ججوں کی تقرری میرٹ پر کی تاکہ انصاف کی فراہمی کو بہتر بنایا جا سکے۔
- **فقہی یکجہتی**: اکبر نے شریعت کو نافذ کرتے ہوئے عدالتی اصلاحات کیں تاکہ تمام اقلیتوں کو مساوی حقوق دیے جا سکیں۔

7. ثقافتی تنوع اور رواداری

مغل سلطنت میں ثقافتی تنوع اور مذہبی رواداری کو فروغ دینے کے لیے اکبر نے اہم اصلاحات کیں، جن کی بدولت تمام اقلیتوں کو مذہبی آزادی دی گئی اور ان کی ثقافتوں کو تحفظ دیا گیا۔

- **دینِ الٰہی**: اکبر نے ایک نئے مذہب "دینِ الٰہی" کی بنیاد رکھی، جس کا مقصد مختلف قوموں، مذاہب، اور ثقافتوں کو متحد کرنا تھا۔
- **مذہبی ہم آہنگی**: اکبر نے تمام اقلیتوں کو مساوی حقوق دیے تاکہ ثقافتی تنوع کو فروغ دیا جا سکے۔

studyvillas.com

نتیجہ

جلال الدین محمد اکبر کے دور میں مغل سلطنت کا مرکزی انتظام حکومت مضبوط ہوا، جس نے نہ صرف سلطنت کو سیاسی استحکام دیا بلکہ اقتصادی اور ثقافتی ترقی میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ اکبر کی اصلاحات، خاص طور پر دیوانی، فوجی، عدالتی، اور ثقافتی نظام میں، نے سلطنت کو وسعت دی اور بعد میں آنے والے حکمرانوں کے لیے مضبوط بنیاد فراہم کی۔

studyvillas.com